اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّ مَرْحَبًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۴۴۹

خیر مقدم نمبر

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

بیرون پاکستان

بذریعہ ہوائی ڈاک
انگلینڈ = /۲۳۰ روپے
کینیڈا اور امریکہ /۲۷۰ "
اسلامی ممالک = /۲۰۶ "

بذریعہ بحری ڈاک
انگلینڈ = /۱۲۰ روپے
امریکہ = /۱۲۰ "
اسلامی ممالک = /۱۲۰ "

اندرون پاکستان

قیمت سالانہ -/۳۰ روپے
" ششماہی -/۱۶ "
" سہ ماہی -/۹ "
" ایک پرچہ ۱۵ پیسے
" خطبہ نمبر سالانہ -/۱۰ روپے
" خطبہ فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۸ شعبان ۱۳۹۳ھ - ۲۷ تبوک ۱۳۵۲ ہش - ۲۷ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۹

قرآن مجید کے عالمگیر غلبہ سے متعلق مہتم بالشان آسمانی بشارت

"قرآن دُنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دِکھائے گا"

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کے دُنیا میں غالب آنے سے متعلق ایک مہتم بالشان آسمانی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دیکھو دُنیوی علوم جو اکثر مخالفِ قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے آجکل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے۔ کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شرورِ محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تا قرآنِ کریم کے عجائباتِ مخفیہ اس دُنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے ...... اب وہ (قرآن کریم) ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دُنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی پوری کرے گا اور پیشگوئی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کو رُوحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہو جانا محض جبر و اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اُس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے کہ جب اُس کے مقابل پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سپر ڈال دیں۔ سو اب وہی وقت آگیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۷۹، ۷۸۰ طبع اوّل)

پبلشر:- مسعود احمد - پرنٹر:- سید عبدالحی - مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی - ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر تبوک ۱۳۵۲ہش

اپنے مرکز کی طرف ماہِ تمام کی آمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگلستان اور دیگر یورپی ممالک کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرمانے کے بعد عنقریب مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لا رہے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ نے یہ طویل سفر یورپ میں جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے علاوہ دنیا بھر میں اشاعتِ قرآنِ عظیم کے ایک نہایت وسیع اور ہمہ گیر منصوبہ کو رُوبہ عمل لانے کے ابتدائی انتظامات کی غرض سے اختیار فرمایا اور فی الحقیقت یہی اس دورے اور انگلستان میں قیام کی اصل اور بنیادی غرض تھی۔ حضور نے اس للّٰہی غرض کی خاطر ہی مرکزِ سلسلہ اور اہلِ وفائے ربوہ (جو حضور کو از حد عزیز اور جان و دل سے پیارے ہیں) سے جدائی گوارا کی۔ اِدھر حضور ہزارہا میل دُور ہونے کے باوجود ان کی آنکھوں میں سمائے اور دل میں بسے رہے اور ان کا لمحہ لمحہ حضور کے دورے کی کامیابی اور حضور کی بخیریت واپسی کے سلسلہ میں عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے لئے وقف رہا اور اُدھر حضور کو ہر دم ہر لحظہ اور ہر آن انہیں کی فلاح و بہبود اور خیر و عافیت کا دھیان رہا، چنانچہ اس تمام عرصہ میں اہلِ وفائے ربوہ اور جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو اپنے کمال درجہ محبت کرنے والے مہربان و شفیق آقا کی طرف سے مسلسل "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کے محبت بھرے تحفے اور دردمندانہ دعائیں پہنچتی رہیں۔ اس طرح آقا کے قلبِ مطہر اور خدام کے قلوبِ صافی کے درمیان مواصلات کے روحانی نظام کے ذریعہ مسلسل رابطہ قائم رہا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

اس میں شک نہیں حضور ایدہ اللہ کا ڈھائی ماہ پاکستان سے باہر رہنا پاکستان کے احمدی احباب کے لئے بالعموم اور اہلِ ربوہ کے لئے بالخصوص ایک گونہ محرومی اور بے چینی و بے قراری کا موجب رہا اور کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ اپنے جان و دل سے عزیز آقا سے جدائی کا اُن پر شاق گزرنا ایک قدرتی امر تھا تاہم خدائی منشاء کے مطابق حضور نے جس مقصد کی خاطر یہ سفر اختیار فرمایا اُس کی اہمیت و عظمت کے پیشِ نظر وہ ساتھ کے ساتھ خوش بھی تھے کیونکہ وہ اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر تھے اور ہیں کہ یہ مقدس و مبارک سفر بعونہٖ تعالیٰ اشاعتِ قرآنِ عظیم اور غلبۂ اسلام کے حق میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگا اور اس کے نتیجہ میں آگے چل کر اشاعت و غلبۂ اسلام کی یہ مہم ایک ایسا رُخ اختیار کرے گی کہ دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتنی وسیع اور ہمہ گیر بنیادوں پر اشاعتِ قرآن کے نتیجہ میں قرآن مجید کی تاثیرات بے پایاں دُنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دیں گی، وہی لوگ جو خدا سے برگشتہ ہو کر اُس سے عمداً اعراض اختیار کئے ہوئے ہیں توحیدِ حقیقی کا دل سے اقرار کرتے ہوئے اُس کے آستانہ پر آگریں گے، اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وجود باجود کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے۔

اب جبکہ حضور ایدہ اللہ اشاعتِ قرآنِ عظیم کے عظیم منصوبے کو روبعمل لانے کی غرض سے اس کے ابتدائی انتظامات فرمانے اور مغرب کی تاریکیوں کو دُور کرنے کے سامان کرنے کے بعد مرکزِ سلسلہ میں اپنے مہجور خدام کے درمیان واپس تشریف لا رہے ہیں، اہلِ ربوہ خوشی سے بھرپور و معمور ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے اور اُس کی حمد کے ترانے گانے میں مصروف ہیں۔ وہ کیوں نہ خوش ہوں اور کیوں نہ حمد کے ترانے گائیں جبکہ ان کا محبوب اور جان و دل سے عزیز آقا اہلِ یورپ کو اپنے وجود باجود میں خدائی نور کی مسحور کن جھلک دکھانے اور وہاں کی فضاؤں کو اس سے منور کرنے کے بعد ان کے درمیان واپس آرہا ہے۔ ان کی تمامتر خوشی اور مسرت و شادمانی کا باعث ان کا یہ پُرمسرت احساس ہے اور اسی لئے ان پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہے کہ ؎

مغرب الشمس کے مُلکوں کو منور کرکے
اپنے مرکز کی طرف ماہِ تمام آتا ہے

یہی وجہ ہے کہ اہلِ ربوہ دیدہ و دِل فرشِ راہ کئے، اپنے آقا کی اِس تاریخی سفر سے مراجعت اور حضور کے رُخِ انور کی زیارت کے بڑے بیتابی سے منتظر ہیں۔ وہ اُس لمحہ کے لئے گن گن کر وقت گزار رہے ہیں کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرۂ پُرنور کی پہلی جھلک انہیں ایک نئی زندگی اور خدمتِ اسلام کے نئے حوصلوں اور نئے ولولوں سے مالا مال کر دکھائے۔

پھر اہلِ ربوہ اِس لئے بھی خوش ہیں اور ان کی خوشی کی اِس لئے بھی کوئی انتہا نہیں کہ وہ حضور پُرنور کی تشریف آوری کے جلَو میں ایک دریائے نُور کو بھی اپنی طرف آتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ وہی دریائے نور ہے جس کا وہ پہلے بھی کئی بار مشاہدہ کرچکے ہیں اور جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں پہلے ہی دے رکھی ہے۔ کیا ہے وہ دریائے نور؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لقاء کے مرتبۂ عالیہ پر فائز اللہ تعالیٰ کے بندۂ اخص کے ذریعہ ظاہر ہونے والے خوارق کے ضمن میں اِس دریائے نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں ان اقتداری خوارق کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ یہ شخص شدتِ اتصال کی وجہ سے خدائے عزّ وجلّ کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیاتِ الٰہیہ اُس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوبِ حقیقی حجبِ حائلہ کو درمیان سے اُٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے۔ تب ہر ایک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دُعا کرے برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے، اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں، اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اُس کی خوشبو اس کو آتی ہے۔ جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔ غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کُنہ بجز خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۹)

نور کے اِس دریا کو اہلِ ربوہ نے ۱۹۶۷ء میں بھی مشاہدہ کیا جب حضور اپنے عہدِ خلافت کے پہلے سفرِ یورپ سے وہاں کی اقوام کو امن کا پیغام دینے اور آنیوالے ہولناک عذاب سے متنبہ کرنے کے بعد واپس تشریف لائے۔ پھر ۱۹۷۰ء میں بھی مغربی افریقہ کے تاریخی سفر سے حضور کی مراجعت کے موقع پر اس دریائے نور کا مشاہدہ کرنے کی غیر معمولی سعادت ان کے حصہ میں آئی۔ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کا اجراء اور اسکے کُنْ فَیَکُوْن کے آئینہ دار انقلاب انگیز نتائج کا منصّۂ شہود پر آنا اِس دریائے نور کا عظیم الشان ظہور نہیں تھا تو اور کیا تھا؟ اب جبکہ حضور اشاعتِ قرآنِ عظیم کے انتظامات فرمانے کے بعد دوسرے سفرِ یورپ سے واپس تشریف لا رہے ہیں یہ دریائے نور حضور کے جلَو میں ہماری طرف بڑھا چلا آ رہا ہے۔ یہ انشاء اللہ العزیز اشاعت قرآنِ عظیم کے عظیم منصوبے کی بدولت مشرق و مغرب میں قرآنی انوار کے انتہائی وسیع انتشار پر منتج ہوگا اور اِس طرح یہ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی۔

ہم اِس انتہائی مبارک و مقدس موقع پر جملہ اہلِ ربوہ اور احبابِ پاکستان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں صمیمِ قلب سے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کا ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں دُعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو، حضور کے اِس مقدس و بابرکت سفر کے اشاعتِ قرآن اور عالمگیر غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور اُس نے خود حضور کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور جمیع لوازم کو جن خارقِ عادت برکات سے بھرپور و معمور فرمایا ہے ہمیں ان سے مستفیض ہونے اور ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا کرے اور اِس اہم تاریخی سفر کے نتیجہ میں اشاعت و غلبۂ اسلام سے متعلق ہم پر جو نئی اور عظیم ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں وہ انہیں پورے ذوق و شوق اور جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اسلام کے ذریعہ جو آخری انقلاب مقدر ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا آغاز ہو چکا ہے

ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اسلام یورپ میں پھیل کر رہے گا وہ لوگوں کے قلوب محبت کے ساتھ جیت کر غلبہ حاصل کریگا

ہمارا مطمح نظر خدمت خلق ہے ہماری مساعی کے نتائج خدا کے فضل سے ہماری کوششوں سے بدرجہا بلند اور زیادہ ہیں

سفر یورپ کے دوران مختلف مقامات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے اعلانِ حق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس سفر یورپ کے دوران مختلف مقامات پر اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں سے گفتگو اور خطاب کرتے ہوئے بڑے یقین اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ اسلام کے ذریعہ آخری زمانہ میں جو حقیقی روحانی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے اس کے ذریعہ خود یورپ میں بھی اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ مگر یہ غلبہ تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ روحانی قوت کے ساتھ لوگوں کے قلوب کو جیت کر رونما ہوگا۔ حضور کے بصیرت افروز ارشادات میں سے چند ایک کا خلاصہ جو یورپ سے آمدہ رپورٹوں میں سے مرتب کیا گیا ہے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اسلام یورپ میں ضرور پھیل کر رہے گا

۱۔ مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ میں حضور نے ٹیلیویژن کے نمائندوں سے انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:۔

آئندہ پچاس سال تک انشاء اللہ جرمن قوم اسلام قبول کرلے گی۔ اسلامی نقطۂ نگاہ اور سائنسی ترقی میں باہم کوئی تضاد نہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اسلام ضرور یورپ میں پھیل کر رہے گا۔ آئندہ زمانہ میں اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کریں گے۔ میں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا تھا کہ جرمن قوم کے لبوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور مسلمان ہوگی۔ (انشاء اللہ)

اسلام کا لایا ہوا انقلاب سب سے بڑا اور آخری انقلاب ہے

۲۔ دنیا میں روحانی انقلاب بھی آئے اور دنیاوی انقلاب بھی آئے لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب سب سے بڑا اور آخری انقلاب ہے۔ ہر انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ارتقائی منازل میں سے گزرتے وقت صحیح اور مناسب قسم کے حالات اور آب و ہوا اسے میسر آجائیں ورنہ انقلاب ناکام ہو کر رہ جائے گا۔ ... محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ دنیا اپنے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے اسلام نے بنی نوع انسان کے مسائل کو بحیثیت انسان حل کیا ہے یہ حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس انقلاب کا ارتقائی عمل چودہ سو سال سے جاری ہے مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے مجددین آتے رہے اب جب کہ بنی نوع انسان ایک ہو چکے ہیں اور ساری دنیا کے مسائل مشترک ہیں مہدی علیہ السلام کو تجدید دین کے لئے بھیجا گیا تا ساری دنیا کے جدید ترین مسائل کو قرآن کریم کی روشنی میں حل کیا جائے اس زمانے میں آنے والے مادی ذہنی اور معاشی انقلابات کو صحیح ارتقائی عمل میسر نہ آسکا۔ لیکن اسلام کا لایا ہوا انقلاب انسانی دماغ کی پیداوار نہیں ہے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والا انقلاب ہے مجھے یقین ہے کہ پچاس سے سو برس کے اندر اندر اس آسمانی انقلاب کو دنیا عموماً اور جرمن قوم خصوصاً تسلیم کرلے گی

اسلام ہر فرد کی صلاحیتوں کے نشوونما کا سامان بہم پہنچاتا ہے

۳۔ حضور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:۔

اسلام کے پیش کردہ حل کے مطابق ہر شخص کو اس کی فطری صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے پوری سہولتیں مہیا کی جائیں گی مثلاً ایک شخص میں پیداوار بڑھانے کی صلاحیت موجود ہے تو اسے اس صلاحیت کی پوری نشوونما اور اس کے استعمال کے مکمل مواقع مہیا کئے جائیں گے ... اس سلسلے میں کوئی کشمکش نہیں ہوگی کیونکہ دل جیت لئے گئے ہوں گے۔ اور معاشرہ کے ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں کی پوری نشوونما اور ان کے استعمال کے مواقع مہیا ہوں گے اس میں مردوں یا عورتوں کی کوئی تخصیص نہ ہوگی۔

اسلامی انقلاب کی داغ بیل خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

۴۔ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

اسلامی انقلاب شروع ہو چکا ہے۔ اگرچہ وہ ابھی اس بچے کی طرح ہے جو ابھی پنگوڑے میں ہو لیکن انقلاب یقیناً شروع ہو چکا ہے اور اپنے ارتقائی مدارج طے کر رہا ہے۔ دوسرے انقلابات کی طرح یہ انسانوں کا پیدا کردہ انقلاب نہیں ہے اس کی داغ بیل اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے ہمیں یقین ہے کہ یہ آسمانی انقلابات ایک سو سال کے اندر اندر اپنی بلندی کو چھو لے گا۔

ہمارا مطمح نظر خدمت خلق ہے

۵۔ اس موقع پر حضور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:۔

"ہمارا مطمح نظر خدمت خلق ہے نہ کہ روپیہ کمانا۔ حضرت مہدی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند ہیں جو آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے اس زمانہ میں اور بھی مسلمان ہیں لیکن یہ ہماری ہی جماعت ہے جو تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ ہماری مساعی کے نتائج ہماری کوششوں کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ اور بلند ہیں درحقیقت ہماری کامیابی کا منبع ہماری کوششیں نہیں ہیں بلکہ ان کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا فضل ہے۔"

ہم انسانوں کے دل جیتیں گے

۶۔ اسلام کے ذریعہ جو آخری اور حقیقی روحانی انقلاب دنیا میں بپا ہوگا حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ انقلاب ایمان اور یقین کامل کی قوت کی بدولت رونما ہوگا اس کے عملی ظہور کے لئے ہم انسانوں کے دل جیتیں گے اور پھر انہیں ایسے حالات مہیا کریں گے کہ فطری قویٰ ترقی کریں۔ اسی طرح پھر ان میں ایسا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوگا کہ وہ اپنی دولت اپنی ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے خرچ کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی کامیاب دورۂ یورپ سے مراجعت

پر

خیر مقدمی نغمہ

"خوش آمدی نیک آمدی"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اے فاتحِ دورِ رواں　　دینِ متیں کے پاسباں
اے مہرباں اے جانِ جاں　　اے رحمتِ حق کے نشاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ہیں دیدہ و دل فرشِ راہ　　جو راہ تیری جلوہ گاہ
خوشیوں کا عالم بے پناہ　　ہے ذرّہ ذرّہ نغمہ خواں
"خوش آمدی نیک آمدی"

قرآں کی ہے تجھ کو لگن　　بچپن سے تو اس میں مگن
کتنا حسیں تھا وہ سخن　　تیرا وہ عہدِ وقفِ جاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

تثلیث کے امصار میں　　اپنوں میں اور اغیار میں
چمکا ہر اک دربار میں　　وہ "خیر و خوبی کا نشاں"
"خوش آمدی نیک آمدی"

وہ کوہسارِ "ہیسٹنگز"　　داخل ہوئے جس رہ سے "کنگز"
چھائے وہاں بھی تیرے "وِنگز"　　"بشریٰ لکم" اے قدسیاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ہر گام پر شام و سحر　　ابلاغِ حق پیشِ نظر
حیراں ہوئے سب دیکھ کر　　قرآں کا بحرِ بے کراں
"خوش آمدی نیک آمدی"

جیتا دلوں کو پیار سے　　اخلاق کی تلوار سے
قرآں کے انوار سے　　اے حافظِ شیریں بیاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

اے ظلِّ سلمانِ امیں　　اے لعلِ اُمّ المومنین
محمود کے ابنِ حسیں　　جانِ بہارِ جاوداں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ربوہ کا شہرِ دلکشا　　پھر تیرے آنے سے ہوا
رشکِ بہارِ جانفزا　　شبیرؔ ہے یوں نغمہ خواں
"خوش آمدی نیک آمدی"

(شبیر احمد بی۔ اے تحریک جدید ربوہ)

ا؎ فرزند جس ہولی تعلیم کے زمانہ میں کیا ہوا عہد۔ (بحوالہ الفضل ۹ ستمبر ۱۹۸)
۲؎ Hastings　۳؎ Kings　۴؎ Wings

خدا کا شکر ہے وہ رُوحِ جانِ مومناں آیا

خدا کا شکر ہے وہ رُوحِ جانِ مومناں آیا
بصد اندازِ شاہانہ دلوں کا حکمراں آیا

غلامِ سیدالکونینؐ و ظلِّ حضرتِ عثماںؓ
وہ فخرِ صالحین و نازشِ کرّوبیاں آیا

جدائی چند ہفتوں کی بہت گزری گراں ہم پر
بحمداللہ کہ وہ تسکینِ دہِ قلبِ تپاں آیا

ہزاروں کے لئے دل موہ جس نے خوش کلامی سے
وہ ابنِ مصلحِ موعود و سلطانُ البیاںؓ آیا

ہے جس کے ہر قدم پر ہمعناں تائیدِ ربّانی
وہ سبطِ با کمالِ مہدیٔ آخر زماںؑ آیا

ہوا مفرورِ شیطاں سُن کے رعد آسا صداؤں کو
بلادِ مغربی میں دے کے وہ ایسی اذاں آیا

صداقت کی ترقی میں رکاوٹ کے جو باعث تھے
انہیں خاشاکِ باطل پر گرا کر بجلیاں آیا

کلام اللہ کی تیغِ تیز کے دو چار حملوں سے
طلسمِ سحرِ باطل کی اڑا کر دھجیاں آیا

اماں پاتا ہے ہر مظلوم و بیکس جس کے سائے میں
خدائے لم یزل کی رحمتوں کا سائباں آیا

ہے جس کی کوششوں سے باغِ دیں پر تازگی چھائی
گلستانِ محمدؐ مصطفےٰ کا باغباں آیا

شبِ یلدائے مغرب کو بنا کر روزِ رخشندہ
سپہرِ دیں کا وہ آفتابِ ضو فشاں آیا

نہ ہوں کیوں شاد و خرّم اہلِ ربوہ اس کے آنے پر
کہ وہ وجہِ سُرورِ قلب اور آرامِ جاں آیا

خبر دو منکروں کو آ کے دیکھیں نور کا جلوہ
خداوندِ یگاں کے دستِ قدرت کا نشاں آیا

میاںؔ احمدؔ و پاشاؔ آئے اس کی ہمرکابی میں
ظہورِؔ نیک دل آیا علیؔ خوش بیاں آیا

خدا شاہد کہ روحِ میر صاحبؔ خوش ہے جنّت میں
سنانے نظم جب یہ عاجزِ کج مج بیاں آیا

(سید ادریس احمد عاجز۔ عظیم آبادی)

ا؎ محترم صاحبزادہ میرزا غلام احمد صاحب ۲؎ محترم نوابزادہ شاہد احمد خاں صاحب پاشا ۳؎ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ۴؎ محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ ۵؎ محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم

اشاعت قرآن عظیم کے سلسلے میں ——— پریس کے قیام اور تبلیغ اسلام کے منصوبوں کو وسیع کرنے کی غرض سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بابرکت سفر یورپ ——— ایک نظر میں

”اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا انقلابی دور شروع ہو چکا ہے لوگوں کے دل جیت کر غلبہ حاصل کریگا“ یورپ کے مختلف ممالک میں اعلان حق

ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو، مختلف ممالک سے آنے والے احباب سے ملاقاتیں

احمدی خواتین اور احباب جماعت سے ایمان افروز خطابات، اشاعت قرآن اور پریس کے قیام کے سلسلے میں مشورے

مرتبہ شیخ خورشید احمد۔

سفر یورپ کے لئے روانگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ وفا ۱۳۵۲ ہش (۱۲ جولائی ۱۹۷۳ء) بروز جمعۃ المبارک خالص دینی اور روحانی اغراض کی خاطر سفر یورپ اختیار فرمایا۔ حضور اس روز صبح ۲ ۱/۲ بجے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ مقامی احباب جماعت اور مخلصین سلسلہ نے قصر خلافت میں حاضر ہو کر دلی دعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کہا۔ حضور مع ارکان قافلہ اجتماعی دعا کرنے کے بعد پہلے مقبرہ بہشتی ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں حضور نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مزاروں پر دعا فرمائی۔ جس کے بعد حضور لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضور نے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ اس سفر میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کو حضور کے ہمراہ جانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب (ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ)

صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے (ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب)

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی اور مکرم یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زود نویسی کو کراچی تک حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔

احباب ربوہ سے خصوصی خطاب اور اجتماعی دعا

روانگی سے ایک روز قبل ۱۲ وفا بروز جمعرات بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ نے مقامی احباب سے جو کثیر تعداد میں موجود تھے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے اس سفر کی کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور کا خطاب نصف گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور نے اپنے اس خطاب میں بتایا کہ یہ سفر محض اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے تاکہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن پاک کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کیا جا سکے۔ فرمایا اس سفر میں اشاعت قرآن کی غرض سے یورپ میں ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کے منصوبے کا تفصیلی جائزہ لوں گا۔ اور اس سلسلے میں وہاں کے احباب سے مشورہ کروں گا۔ حضور نے فرمایا احباب نہ صرف اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں بلکہ خصوصیت کے ساتھ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل یورپ کی آنکھیں کھولے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے اعمال سے توبہ کرنے اور اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لاہور سے روانگی اور کراچی میں ورود مسعود

لاہور پہنچنے کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے محترم کرنل (ریٹائرڈ) لطیف تقی الدین صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور پھر ہوائی مستقر کو روانہ ہوئے۔ لاہور کے بہت سے احباب حضور کو پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ ۱۰ ۱/۲ بجے حضور پی آئی اے کے ایک جہاز میں کراچی روانہ ہو گئے۔ ۱۲ بجے کے قریب حضور کراچی پہنچ گئے۔ مقامی احباب نے اپنے امیر صاحب کی قیادت میں حضور کا والہانہ خیر مقدم کیا۔ دو بجے بعد دوپہر حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے احمدیہ ہال میں تشریف لے گئے۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اپنے اس سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ محض اشاعت قرآن اور اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر یہ سفر اختیار کر رہا ہوں۔ احباب کو اس سفر کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ ہم اپنے محدود وسائل کے باوجود جلد قرآن کو اس کے متن اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ دنیا کے ہر ملک میں اور ہر ملک کے ہر گھر میں پہنچا دیں۔

رات کو ایک بجے حضور ہوائی مستقر پر تشریف لے گئے جہاں کراچی اور بعض دیگر مقامات کے احباب حضور کو رخصت کرنے کے لئے موجود تھے۔ حضور تھوڑی دیر احباب سے گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ ہوائی جہاز میں سوار ہونے کا اعلان ہو گیا۔ حضور اجتماعی دعا کے بعد جہاز پر تشریف لے گئے۔ دو بج کر پندرہ منٹ پر احباب جماعت کی پرسوز دعاؤں کے درمیان ہوائی جہاز روانہ ہو گیا۔ روانگی سے پہلے حضور نے افراد قافلہ کو جو ہدایات دیں ان میں یہ ارشاد بھی شامل ہے کہ:۔

”سب سے ضروری یہ بات ہے کہ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہیں۔ اور اللہ کے فضل کو جذب کریں۔“

ایمسٹرڈم میں مختصر قیام اور لندن میں ورود مسعود

۷ گھنٹے کی پرواز کے بعد جہاز روم کے ہوائی اڈے پر اترا ایک گھنٹے کے توقف سے ایمسٹرڈم کو روانگی ہوئی دو گھنٹے کی اڑان کے بعد حضور ایمسٹرڈم پہنچ گئے۔ جہاں پر امام عبد الحکیم صاحب اکمل انچارج ہالینڈ مشن بعض دیگر دوستوں کے ہمراہ موجود تھے۔ حضور دو گھنٹے انتظار گاہ خاص میں تشریف فرما رہے اور مختلف دینی موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے اس کے بعد ہوائی جہاز یہاں سے روانہ ہو کر ۱۳ جولائی کو ۱۰-۱۱ بجے صبح (مقامی وقت) (پاکستان کے وقت کے مطابق تین بج کر ۲۰ منٹ پر) لندن کے ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ یہاں پر امام بشیر احمد صاحب رفیق کی قیادت میں بہت سے احباب نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والوں میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، سوئٹزرلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے مبلغین اور گیمبیا کے ہائی کمشنر بھی موجود تھے۔ پریس کے نمائندگان بھی حاضر تھے جن سے حضور نے مختصر خطاب فرمایا۔ جب حضور یہاں سے بذریعہ کار مشن ہاؤس پہنچے تو وہاں سینکڑوں کی تعداد میں احباب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

۱۵ جولائی کو حضور نے لندن مشن کے دفتر کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور محمود ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر پونے ایک بجے سے پونے تین بجے شام تک حضور نے ۲۰۵ احباب جماعت کو ایک ایک کر کے ملاقات اور مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس اثناء میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے خواتین سے ملاقات فرمائی۔ حضور نے ملاقات کے دوران تبلیغ کے سلسلے میں بعض ضروری ہدایات سے بھی احباب کو نوازا۔

لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی

۱۶ جولائی بروز دوشنبہ حضور بذریعہ کار مع قافلہ لندن سے لیک ڈسٹرکٹ کو روانہ ہوئے۔ روانگی صبح ۱۰ بجے ہوئی۔ راستے میں ایک جگہ بہت بڑے ٹرک نے حضور کی کار کو [illegible] کیا۔ غالباً کسی کے پیچھے سے لگ کر ایک ٹکڑا حضور کی کار کے سامنے کی سکرین

پڑ لگا۔ شیشہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا لیکن چونکہ یہ حفاظتی شیشہ (سیفٹی گلاس) تھا اس لئے ٹوٹنے کے باوجود بکھرا نہیں البتہ اس کے باریک اور مہین ریزے اڑ کر حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے کپڑوں پر گرے الحمد للہ کہ حضور اور اس کار میں بیٹھنے والے دیگر اصحاب معجزانہ رنگ میں ہر طرح محفوظ رہے حضور ساڑھے آٹھ بجے شب بخیریت لیک ڈسٹرکٹ کے گرینج ہوٹل میں پہنچ گئے۔

لیک ڈسٹرکٹ میں حضور ۲۹ جولائی تک قیام فرما رہے۔ پہلے کچھ روز گرینج ہوٹل میں رہنے کے بعد حضور ایسل سائڈ پارک ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ لیک ڈسٹرکٹ میں قیام کے دوران حضور مختلف مقامات پر بغرض سیر و بحالی صحت تشریف لے جاتے رہے۔

۱۷ جولائی کو حضور کے صاحبزادے مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بھی آکسفورڈ سے تشریف لے آئے۔

۲۰ جولائی کو حضور مرفیلڈ تشریف لے گئے جہاں پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنے داماد ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حضور نے ان کے گھر میں نماز جمعہ پڑھائی جس میں حضور نے فرمایا کہ ہمیں قرآن کریم اس نظریہ سے پڑھنا چاہیئے کہ صراطِ مستقیم کیا ہے کونسی باتیں اس راہ پر چلاتی ہیں۔ اور کونسی اس سے دور لے جاتی ہیں اور پھر صراطِ مستقیم پر چلنے والی باتوں پر عمل کرنے اور اس سے دور لے جانے والی باتوں سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۱۲ جولائی کی شام کو جب کہ حضور واپس تشریف لا رہے تھے حضور کے قافلہ کی ایک کار کو ایک خطرناک حادثہ پیش آ گیا اس کار سے اگلی کار یکدم اپنی [illegible] کو تبدیل کر کے سامنے آگئی تصادم سے بچنے کے لئے جب کار کو دائیں جانب موڑنا پڑا تو وہاں پانی زیادہ ہونے اور گھاس پر پھسلن کی وجہ سے کار رک نہ سکی بلکہ آگے ایک باڑ میں ٹکر کھا کر رکی اس حادثہ میں [illegible] کار میں سوار سب احباب کو معمولی چوٹیں آئیں لیکن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کو زیادہ چوٹ آئی۔ ان کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا جس پر ہسپتال میں ٹانکے لگانے پڑے الحمد للہ کہ چند دنوں میں آپ کو آرام آگیا اور آپ کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔

لیک ڈسٹرکٹ میں حضور کی ملاقات کے لئے بہت سے احمدی اور غیر از جماعت احباب حاضر ہوتے رہے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے رہے۔

۲۰ جولائی کو حضور بریڈفورڈ تشریف لے گئے۔ جہاں پر ایک ہوٹل میں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ ہر ملک کے احمدیوں کو جس رنگ میں بھی دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے مواقع میسر ہیں انہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ہر ممکن قربانی پیش کرتے چلے جانا چاہیئے۔ اس موقعہ پر لندن کے بعض احباب کے علاوہ برمنگھم اور سکاٹ لینڈ اور بہت سے دیگر مقامات سے بھی احباب آئے ہوئے تھے اسی روز حضور نے ایک صحافی اخبار یارک پوسٹ اینڈ آرگس کے نمائندہ سے بھی گفتگو فرمائی۔ جس میں حضور نے اسلام کی فضیلت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ حضور نے فرمایا میری زندگی کا مشن ہی یہ ہے کہ دنیا کے ہر فرد بشر تک میں قرآن عظیم پہنچا دوں تاکہ ایک بار پھر اسلام کی شوکت دنیا میں قائم ہو جائے۔

لندن واپسی اور اہم دینی مصروفیات

۳۰ جولائی بروز اتوار ۱۰ بجے صبح حضور یارک ہوٹل لیک ڈسٹرکٹ سے روانہ ہو کر شام کو پونے سات بجے بخیریت مشن ہاؤس لندن میں پہنچ گئے۔

لندن میں حضور کی اہم دینی مصروفیات میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو گیا۔ حضور روزانہ دنیا بھر سے آئی ہوئی ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے اور روزانہ سینکڑوں کی تعداد احمدی اور غیر احمدی احباب کو ملاقات کا شرف عطا فرماتے رہے۔ جو مختلف بلاد و امصار سے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

۳ اگست بروز جمعہ حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے قرآن مجید کی آیت

فاستبقوا الخیرات

کی پر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس یقین کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق حضور کی بعثت کے بعد تین سو سال کے اندر اندر اسلام دنیا پر بہر حال غالب آکر رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اسی روز حضور نے خدام سے اور مقامی احمدی خواتین سے بھی خطاب فرمایا اور انہیں قیمتی نصائح فرمائیں۔

۵ اگست کو حضور نے ایک غیر از جماعت ڈاکٹر صاحب سے اسلام کے محاسن پر بڑی ایمان افروز گفتگو فرمائی۔

۶ اگست کی صبح کو حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی طباعت اور اشاعت کے سلسلہ میں ایک صاحب سے بھی مشورہ طلب فرمایا۔ یہ صاحب جلد سازی کے فن میں خاص ماہر ہیں انہوں نے قرآن کریم کی جلد سازی کے سلسلے میں رپورٹ پیش کی جسے حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے سعودی عرب۔ گھانا، جرمنی اور دیگر بہت سے ممالک سے آئے ہوئے احباب سے بھی ملاقات فرمائی۔

۷ اگست کو حضور ہیسٹنگز تشریف لے گئے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ولیم دی کنکرر انگلستان کے ساحل پر اترا تھا۔ واضح رہے کہ اس مقام پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے گئے تھے۔ اور حضور نے ساحل سمندر سے مٹھی میں کنکریاں لے کر پھینکتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں بھی انگلستان کا فاتح ہوں۔ پہلی فتح فوجی اور سیاسی تھی لیکن میری فتح روحانی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹ اگست کو حضور گیسٹیٹنر کے شوروم میں تشریف لے گئے۔ اس جگہ حضور نے رنگین اور عکسی طباعت کی جدید ترین مشینوں کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ مینیجر نے ان مشینوں کی مختلف خصوصیات کا عملی طور پر مظاہرہ کر کے دکھایا۔ یہی وہ مشینیں ہیں جو مغربی افریقہ کی جماعتوں میں قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کی طباعت و اشاعت کے لئے درکار ہیں۔

۱۰ اگست کو حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی تشریح فرمائی۔ اور نصیحت فرمائی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر مجموعی انداز میں بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہیئے۔

اسی روز شام کو حضور نے نائیجیریا کے احمدی بھائی مکرم وزیری عبدو صاحب کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا جو اپنے ملک کے ایک اہم سرکاری عہدہ پر سرفراز ہیں اور ۱۹۷۰ء کے دورہ مغربی افریقہ کے موقع پر حضور کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔ حضور نے ان سے نائیجیریا میں طباعت قرآن کے سلسلے میں آفسٹ پرنٹنگ پریس کی تنصیب کے متعلق گفتگو فرمائی۔

۱۲ اگست کو حضور نے انگلستان کی لجنہ اماء اللہ کے عمومی اجلاس سے ایک اہم خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں ۶۵۰ سے زائد احمدی بہنیں شامل ہوئیں۔ خطاب سے پہلے مقامی لجنہ نے ایک سپاس نامہ کے ذریعہ سے اخلاص و اطاعت کے والہانہ جذبات کا اظہار کیا۔

حضور نے اپنے خطاب میں دیگر امور کے علاوہ تاکیدی طور پر ارشاد فرمایا کہ ہر احمدی عورت کو قرآنی ارشاد کے مطابق پردہ کے اسلامی احکام کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ حضور کا یہ خطاب سوا چار بجے سے سوا چھ بجے شام تک جاری رہا۔

۱۳ اگست کو اشاعت قرآن کریم کے سلسلے میں آفسٹ مشین اور دھات کی پلیٹ پر عکس لینے والے کیمروں کے متعلق مشورہ فرمایا اور ماہر سفیر صاحب کو تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اسی روز شام کو حضور نے ناصرات الاحمدیہ لندن سے خطاب فرمایا اور انہیں بڑی قیمتی نصائح آسان اور عام فہم رنگ میں فرمائیں، اس موقع پر حضور نے از راہ شفقت بہت سی بچیوں کے ساتھ گفتگو بھی فرمائی۔

حضور نے پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی خبروں پر رنج اور تشویش کا اظہار فرمایا اور مرکز سلسلہ کو بذریعہ تار تمام ممکن امدادی کارروائیاں کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔

۱۴ اگست کو حضور آکسفورڈ تشریف لے گئے شام کو حضور لندن واپس پہنچ گئے۔

ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

۱۵ اگست کو حضور دریائے وائی کی وادی میں تشریف لے گئے اس وادی میں تاریخی [illegible] کے علاوہ کے ساتھ حضور کے زمانہ طالب علمی کے ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد وابستہ ہے۔ اس علاقہ میں مسز ہیرس اور ان کے میوی بچوں کا ایک شریف گھرانہ آباد ہے جن کے ہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ طالب علمی میں تعطیلات گزارنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب حضور کا قافلہ ان کے مکان پر پہنچا تو مسز ہیرس نے حضور کو سارا علاقہ دکھایا اور ایک جگہ پر کھڑے ہو کر کہنے لگیں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اپنے زمانہ طالب علمی میں اس مقام پر کھڑے ہو کر باواز بلند قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے خدمت اسلام کا عزم کر لیا ہے اور اسی مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کروں گا۔ اور میں اس کے جواب میں کہا کرتی تھی کہ کیا تم اس طرح اپنے اوقات کو ضائع کرو گے!

جب مسز ہیرس نے یہ فقرے کہے تو وہ ماضی کی یاد میں کھو گئیں اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ اپنے پر نادم ہیں اور اقرار کر رہی ہیں کہ میں کتنی ناسمجھ تھی کہ اس نور کو اس ذات میں پہچان نہ سکی۔

۱۶ اگست کو حضور نے گیمبیا کے ہائی کمشنر جناب بی کار عثمان سمیگا جانے اور ان کی بیگم صاحبہ کا استقبال فرمایا جنہیں حضور نے دعوت پر مدعو فرمایا تھا۔ کھانے کے دوران حضور ان سے قرآن پاک کے دو لاکھ نسخوں کی طباعت و اشاعت کی سکیموں پر گفتگو فرماتے رہے حضور نے اس موقعہ پر گیمبیا کے طالب علموں کے لئے دو وظائف دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔

آج رات کو حضور نے اس رپورٹ کو ملاحظہ فرمایا جو اشاعت قرآن کے سلسلہ میں آفسٹ پریس کے بارہ میں بڑی محنت کے ساتھ مکرم ملک بشیر صاحب نے تیار کی تھی۔ حضور نے اس پر خوشنودی

(بقیہ صفحہ [illegible])

تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا مبارک زمانہ

خلافتِ ثالثہ میں اشاعتِ قرآن کریم کی عظیم مہم

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

یعنی وہ اللہ ہی ہے جس نے ان اَن پڑھ عربوں میں اُن میں سے ہی ایک عظیم الشان رسول مبعوث کیا۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے۔ اور اُن کا تزکیہ نفس کرتا ہے۔ اور انہیں شریعتِ حقہ کے قوانین اور ان کی حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور وہ اس سے پہلے کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ وہ اس رسول کو ایک دوسری جماعت میں بھی مبعوث کرے گا۔ جو ابھی تک ان کو نہیں ملی اور وہ غالب اور حکمتوں والا ہے۔

جس وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور لوگوں میں بھی مبعوث کئے جائیں گے جو ابھی تک ان ابتدائی صحابہ سے نہیں ملے تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ - کہ یا رسول اللہ یہ دُوسرا گروہ کون ہے؟ - حضرت سلمان فارسی رضؓ اس وقت اس مجلس میں موجود تھے۔ سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ -

ایک روایت میں "رَجُلٌ" کی بجائے "رِجَالٌ" کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ اسی طرح بعض روایتوں میں مِنْ هٰؤُلَاءِ کی بجائے مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ۔

یعنی اگر کسی وقت ایمان زمین سے معدوم ہو کر ثریا تک بھی پہنچ گیا تو ایک فارسی مرد یا کچھ فارسی مرد اسے وہاں سے بھی حاصل کر لیں گے۔

ایک روایت میں لو کان الایمانُ کی بجائے لَوْ کَانَ القرآن کے الفاظ ہیں۔ دراصل مفہوم ایک ہی ہے۔ کیونکہ سچے اور حقیقی ایمان کا حصول قرآن کریم کی سچی اتباع پر ہی منحصر ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی سچی اتباع بھی سچے ایمان سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

روایت مندرجہ بالا میں ہمیں یہ صاف طور پر نظر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ آپؐ کے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ مقدر تھی جس نے ابناء فارس میں سے ہونا تھا۔ بعثت اولیٰ کا بڑا مقصد تکمیل ہدایت تھا۔ یعنی آسمانی ہدایت نامہ یعنی قرآن کریم بتمام و کمال نازل ہو جائے اور اس کا عملی نمونہ دنیا کو دکھلا دیا جائے۔ یہ مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے عہد میں پورا ہو گیا۔ دوسری بعثت کا بڑا مقصد تکمیل اشاعت ہدایت تھا۔ یعنی تمام دنیا میں قرآنی تعلیم، جملہ ادیان اور مذاہب کے مقابلے میں غالب و برتر ثابت ہو اور قرآنی انوار تمام روئے زمین کے چہرہ کو منور کر دیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال دین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو آخَرِينَ مِنْهُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے۔ اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تکمیل اشاعت ہدایت تین طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔

ایک تو اس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کو اس علم اور سائنس کی ترقی کے زمانہ میں ایک زندہ کتاب ثابت کر دکھایا جس کی پیروی سے انسان روحانی طور پر زندہ ہو جاتا ہے۔ حضور نے اپنے وجود کو قرآن کریم کی اس زندگی بخش تاثیر کے ثبوت میں پیش کیا۔

دوسرے قرآنی معارف کا ایک دریا بہا دیا۔ اور قرآنی دلائل اور معارف کے ذریعہ سے دیگر سب ادیان کا ناقص یا مُردہ ہونا ثابت کر دیا۔

تیسرے قرآنی انوار کی عالمگیر اشاعت کے ذریعہ سے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خُداوند تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق عطاء فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرما دے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے ...... سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانے میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمام خدمتِ تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اس لئے اس نے اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ اوّل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ) اور نیز آیت وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ کا رُوحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدا تعالیٰ ان دلائل و براہین کو اور ان سب باتوں کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھی ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا اور اُن کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(براہین احمدیہ ص ۵۷۶-۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ)

قرآن کریم کو ایک زندہ کتاب ثابت کرتے ہوئے اس کی زندہ تاثیرات کے سلسلہ فرماتے ہیں کہ:-

"آپ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں جس پر عمل کرنیوالا یہ دعوے کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔ اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۸)

اسلام کی صداقت پر یہ امر ایک زبردست گواہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کو اپنے دلائل و معارف۔ آسمانی انوار۔ اپنی زندگی بخش تاثیرات کے لحاظ سے تمام ادیان پر غالب کر دکھایا۔ آپ نے عیسائیت کو چیلنج کیا کہ وہ اپنی کتاب مقدس میں سے اُن معارف کا عشر عشیر بھی نکال کر نہیں دکھا سکتے جو قرآن کریم کی صرف سورہ فاتحہ میں ہی مذکور ہیں۔ اگر ایسا کر سکتے ہیں تو ذرا میدان میں آئیں۔

سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے بعد آپ کے اولوالعزم خلفاء کے ذریعہ سے خدمت قرآن کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ خلیفہ اوّل سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے دوران قرآن کریم کے معارف کے دریا بہاتے رہے۔ دوسرے خلیفہ اولوالعزم پسر موعود کے متعلق تو الہامی پیشگوئی کے الفاظ تھے کہ

"اور تا دین اسلام کا شرف
اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں
پر ظاہر ہو"

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۱۴۲)

سو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تصانیف تقاریر اور بالخصوص اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "تفسیر کبیر" کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کیا۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لدُنی طور پر آپ کو علوم قرآن سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے اور دنیا کا کوئی عالم بھی اس میدان میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور زمانہ شاہد ہے کہ دنیا کے کسی عالم کو آپ کے اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ کی "تفسیر کبیر" علماء زمانہ کے سامنے ایک مستقل چیلنج ہے۔ اگر کسی میں جرأت ہے تو وہ اب بھی اُس لدُنی علم قرآن کا مظاہرہ کرے جس کا اظہار "تفسیر کبیر" کے ورق ورق سے ہوتا ہے۔

عالمگیر اشاعت قرآن اور خلافت ثالثہ

جہاں تک قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت کا تعلق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے عہد کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل پیشگوئی فرمائی ہے:-

"خداوند تعالیٰ نے اُس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرما دے۔ اور اپنی حجت ان پر پوری کرے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۷-۵۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

خلافت ثانیہ دَورِ مصلح موعود رضی اللہ عنہ

میں بھی اس سلسلہ میں بہت کام ہوا۔ چنانچہ اس مبارک عہد میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے شائع ہوا اور اس کام میں زیادہ تر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حصہ لیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کام کیلئے آپ کو انگلستان بھجوایا۔ اس طرح حضور علیہ السلام کا وہ کشف پورا ہوا جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ ایک فرشتہ نے جس کا نام شیر علی ہے آپ کو لٹا کر اور آنکھیں نکال کر صاف کیں۔ (دیکھیں تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۳۰) اس کے بعد خلافت ثانیہ میں جرمن اور ڈچ زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے شائع ہوئے۔ انگریزی ترجمہ کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پھر ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ شائع ہوا۔ مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں ترجمہ مع تفسیر شائع ہوا۔ لوگنڈی زبان میں کئی پاروں کا ترجمہ شائع ہوا۔ اس کے علاوہ فرانسیسی، ہسپانوی اٹیلین، روسی اور پرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار کئے گئے۔ انڈونیشی زبان میں بھی ترجمہ تیار کیا گیا۔

خلافت ثالثہ میں

اس مقدس کام میں وسعت پیدا ہوئی اور قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس مقدس فریضہ کے سلسلہ میں ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ سفر یورپ اختیار کیا۔ اس وقت تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں انگریزی ترجمہ قرآن، تفسیر صغیر، خلاصہ تفسیر القرآن انگریزی اور قرآن کریم کا متن بصورت حمائل لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوا۔ یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عزم کر چکے ہیں کہ جلد سے جلد قرآن کریم کا متن نہایت درجہ کی صحت اور اعلیٰ معیار طباعت کے ساتھ دنیا کے ہر پڑھے لکھے انسان کے ہاتھوں میں دے دیا جائے گا۔ خلافت ثالثہ کے شروع میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک تعلیم القرآن شروع فرمائی۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد جسے ناظرہ قرآن نہیں آتا وہ ناظرہ سیکھے۔ پھر ہر فرد ترجمہ سیکھے۔ اور ترجمہ جاننے والے قرآنی معارف سے آگاہ ہوں۔ حضور کی خلافت میں سب سے بڑھ کر زور اسی تحریک پر رہا ہے۔ اسی مقصد کے لئے حضور نے تحریک وقف عارضی جاری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس کام کی کامیابی کی بشارت ابتداء میں ہی دی گئی تھی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"کوئی پانچ چھ ہفتہ کی بات ہے۔ ۔۔۔۔ ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اُس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اُس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے پھر اُس (نور) نے الفاظ کا جامہ پہنا۔ اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔

بُشریٰ لَکُم

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اسکا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سارے زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے اُس نے خود اس کی تعبیر اسطرح سمجھائی کہ گذشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اُس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے۔ جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآنی اسطرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جسطرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

پھر اسی خطبہ جمعہ میں مزید فرمایا کہ:-

"نور کے اس نظارہ سے جسے میں نے ساری دنیا میں پھیلتے دیکھا ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں اُن کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اسلئے میں پھر اپنے دوستوں کو اسطرح متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت۔ ہر احمدی بچہ۔ ہر احمدی نوجوان اور ہر احمدی بڈھا پہلے اپنے دل کو نور قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے۔ قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے سینہ و دل بھر لے اور معمور کر لے یہانتک کہ نور مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے۔ قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اُس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے۔ اور پھر وہ ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

جہاں تک قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت کا تعلق ہے حضور نے اس کام کو تین مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ اسی مقصد کیلئے مرکز سلسلہ میں ایک عظیم الشان نیا پریس جاری کیا جا رہا ہے اسی پریس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر ۱۸ فروری ۱۹۷۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"اشاعت قرآن کے سلسلہ میں تین مرحلے آتے ہیں۔ ایک یہ کہ متن قرآن کریم کو ہر مسلمان کے ہاتھ پہنچا دیا جائے۔ یہی نہیں بلکہ متن قرآن عظیم کو دنیا کے ہر انسان کے ہاتھوں تک پہنچایا جائے۔۔۔۔۔۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہر قوم اور ہر ملک کی زبان میں کیا جائے تاکہ دنیا کے ہر خطہ کے لوگوں تک قرآن کریم کو اس کے معنے و مفہوم کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔۔۔۔۔۔ چونکہ ہم نے ہر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے اسلئے ۔۔۔۔۔ (لکھی نہ جانیوالی زبانوں کے ناقل) پہلے ہم ان کے حروف بنائیں گے۔ پھر ان کو الفاظ کی شکل دیں گے اور پھر اس کی طباعت کریں گے یعنی قرآن کریم کا ترجمہ اُس زبان میں بھی شائع کریں گے جو اس وقت بولی جاتی

عالمگیر بنیادوں پر اشاعت قرآن عظیم کے عظیم منصوبہ کا پس منظر اور ابتدا

مغربی افریقہ میں منصوبہ کے روبعمل آنے پر وہاں کے با اثر اشخاص کے تاثرات

اشاعت قرآن عظیم کے جس عظیم منصوبہ کو مغربی ممالک میں روبعمل لانے کے ابتدائی انتظامات فرمانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لا رہے ہیں اس کا آغاز ۱۹۷۰ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مغربی افریقہ کے تاریخی سفر کے دوران ہوا تھا۔ اس سفر کے دوران حضور وہاں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ ہر ہوٹل میں بائیبل کے نسخے اس غرض سے مہیا کئے گئے ہیں کہ ان ہوٹلوں میں قیام کرنے والے ان سے استفادہ کر سکیں۔ یہ صورت حال حضور کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی حضور نے خدائی القاء کے ماتحت بلا توقف اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس چیلنج کا جواب یہ ہے کہ مغربی افریقہ کے جن ممالک کا میں نے دورہ کیا ہے۔ وہاں کے ہر ہوٹل اور ہر ریسٹ ہاؤس میں قرآن مجید (مع انگریزی ترجمہ) کے نسخے کثیر تعداد میں مہیا کئے جائیں تاکہ ان میں قیام کرنے والے ہدایت اور نور کے اس چشمہ سے سیراب ہو سکیں۔

یہ خیال اولاً ایک بیج کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلب مطہر میں القاء ہوا تھا لیکن خدائی تصرف کے ماتحت اس نے بڑھتے بڑھتے جلد ہی ایک منصوبہ کی شکل اختیار کر لی جس نے مغربی افریقہ ہی نہیں پورے کرہ ارض کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ حضور نے سوچا کہ قرآن مجید کی اشاعت کو مغربی افریقہ کے ہوٹلوں تک کیوں محدود رکھا جائے۔ قرآن مجید تو تمام دنیا اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے۔ دنیا کے ہر مرد اور ہر عورت کو اس کی ضرورت ہے۔ کالے اور گورے، زرد اور گندم گوں ہر رنگ و نسل کے لوگ حقدار ہیں کہ یہ نعمت عظمیٰ ان تک پہنچے۔ چنانچہ یہ خیال فوراً ہی ایک عظیم منصوبہ کی شکل میں ڈھلتا چلا گیا۔ وہ منصوبہ یہ تھا۔ اور ہے کہ پانچ سات سال کی مختصر مدت میں قرآن مجید کے دس لاکھ نسخے دنیا کے ہر حصہ میں تقسیم کر دیئے جائیں تاکہ ہر قوم اور ہر رنگ و نسل کے لوگ اس سے مستفیض ہو سکیں۔ اس منصوبہ کے معرض وجود میں آنے کی دیر تھی کہ اس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے اس پر مسلسل عمل ہو رہا ہے اور ابتدائی مرحلہ کے طور پر اب تک قرآن مجید کے ایک لاکھ نسخے دنیا کے مختلف حصوں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں اور سب نے اس مقدس تحفہ کو عقیدت و احترام کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ قبول کیا ہے۔

اشاعت قرآن عظیم کے اس منصوبہ پر عمل کا آغاز مغربی افریقہ کے ممالک سے ہوا۔ مغربی افریقہ میں اس کے نہایت کامیاب اور خوشکن آغاز کے بعد حضور ایدہ اللہ یورپی ممالک میں وہاں اس کو روبعمل لانے کے ابتدائی اور بنیادی انتظامات فرمانے اور وہاں وسیع پیمانے پر طباعت قرآن مجید کی غرض سے پریس قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کی غرض سے یورپ کے موجودہ سفر پر تشریف لے گئے تھے۔ مغربی افریقہ میں اس منصوبہ پر عمل درآمد کے نتیجہ میں وہاں کے با اثر اشخاص اور اخبارات نے جن تاثرات کا اظہار فرمایا ان میں سے بعض ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں۔

گھانا میں سٹیٹ ہوٹلز کارپوریشن کے تحت متعدد اعلیٰ پایہ کے ہوٹل چل رہے ہیں ان ہوٹلوں کے کمروں کی تعداد ۸۲۷ ہے۔ جب مئی ۱۹۷۳ء میں گھانا کے احمدیہ مشن کی طرف سے ایک خصوصی تقریب میں سٹیٹ ہوٹلز کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر کرنل ایم۔ بی ثانی تھامس کو قرآن مجید کے ۸۲۷ نسخے دیئے گئے تو انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اس تحفہ کی پیشکش سے بوجوہ بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں دنیا میں بہت گھوما پھرا ہوں۔ دنیا کے ہر خطے اور علاقہ میں جانے کا مجھے موقعہ ملا ہے۔ ہر اس ہوٹل میں جہاں بطور مہمان میں ٹھہرتا رہا میرے کمرے میں (باقی تمام کمروں کی طرح) بائیبل کا ایک نسخہ ضرور موجود ہوتا تھا۔ خود ہمارے (یعنی سٹیٹ ہوٹلز کارپوریشن کے) ہوٹلوں کے تمام کمروں میں بائیبل کے نسخے موجود ہیں۔ میں اکثر دفعہ اس امر پر حیران ہوتا رہا ہوں کہ (عیسائی مشنوں کے علاوہ) دوسرے مذاہب والے اس قسم کی جگہوں پر اپنا مذہبی لٹریچر کیوں نہیں رکھواتے تاکہ ان کے اپنے پیروؤں کو یہ لٹریچر سفر کے دوران بھی دستیاب ہو سکے اور وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔ آج کی تقریب جس میں احمدیہ مشن گھانا کی طرف سے اس غرض کے پیش نظر قرآن مجید کے نسخے بطور تحفہ عطا کئے گئے ہیں اسی لئے میری نگاہ میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ آج کے دن کے بعد جو مسلمان بھی باہر سے گھانا آئے گا وہ اور اسی طرح خود اس ملک کا ہر وہ مسلمان باشندہ جو ان پانچ ہوٹلوں میں سے کسی ایک ہوٹل میں قیام کرے گا جنہیں سٹیٹ ہوٹلز کارپوریشن چلا رہی ہے وہ اپنی مقدس کتاب سے استفادہ کرنے سے محروم نہیں رہے گا اور اگر وہ مذہبی میلان طبع کا مالک نہ بھی ہوا تو بھی یہ احساس اسے ضرور ہو گا کہ کمروں میں مذہبی لٹریچر کی فراہمی کے سلسلہ میں اس کے مذہب کو نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ قبل ازیں بائیبل کے ساتھ قرآن کو موجود نہ پا کر اسے نظرانداز کئے جانے کا احساس ضرور ہوتا ہو گا۔ اب ہوٹل کے کمروں میں قرآن مجید کے نسخے موجود پا کر غیر مسلموں کو بھی یہ موقعہ ملے گا کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی تعلیم کا مطالعہ کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں"

(ترجمہ از گھانین ٹائمز ۵ مئی ۱۹۷۳ء)

اسی طرح ۱۴ مئی ۱۹۷۳ء کو احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے ایک خصوصی تقریب میں وہاں کے "کیپ سیرا ہوٹل" کی انتظامیہ کو قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ کے اسی نسخے عنایت کئے گئے تاکہ ایک ایک نسخہ ہوٹل کے جملہ رہائشی کمروں میں رکھا جا سکے۔ وہاں کے اخبار "دی نیشن" نے اس تقریب کی خبر اپنے ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں نمایاں طور پر شائع کی۔ اخبار میں شائع شدہ خلاصہ کے بموجب اس تقریب میں ہوٹل کے مینیجر مسٹر آئزک فینگل نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہوٹل میں آنے والے سیاح ساحل سمندر پر ہنسی خوشی دن گزارنے کے بعد بسا اوقات تنہائی میں مطالعہ و تحقیق کرنے کی طرف نیز زندگی کے اہم اور سنجیدہ مسائل پر غور و فکر اور تدبر و تفکر میں وقت گزارنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس غرض کے پیش نظر ہوٹل کے کمروں میں ایک مذہبی کتاب کے طور پر بائیبل پہلے سے موجود چلی آ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اب قرآن مجید کی دستیابی ہمارے سیاحوں کی روحانی تلاش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا موجب ہو گی"

پھر جبکہ ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء کو احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے ایک اور تقریب میں سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں واقع وہاں کے مشہور ہوٹل "پیرا ماؤنٹ" کے مینیجر مسٹر اولف اوڈگان کو اسی غرض کے ماتحت دوسری مرتبہ قرآن مجید کے پچاس نسخے دیئے گئے تو وہاں کے اخبار "ڈیلی میل" نے اپنی ۱۶ مئی ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں اس تقریب کی بہت نمایاں خبر شائع کی اور خبر کے ساتھ قرآن مجید کے نسخے دیئے جانے کا فوٹو بھی شائع کیا۔ اس تقریب میں ہوٹل کے مینیجر اولف اوڈگان نے یہ تحفہ قبول کرتے ہوئے صرف جذبات تشکر کا ہی اظہار نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا:۔

"مجھے امید ہے کہ ہوٹل میں قیام کرنے والے لوگ قرآن کے ان نسخوں سے یقیناً استفادہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہوٹل میں بلکہ لوگوں کے لئے اپنے گھروں میں بھی قرآن کا مطالعہ کچھ کم مفید ثابت نہیں ہو گا"

قرآن مجید کے مطالعہ کی اہمیت سے متعلق خود عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے یہ تاثرات اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ دنیا میں قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کرنے کا احساس بڑھتا جا رہا ہے اور آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن مجید کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلایا اور تقسیم کیا جائے تاکہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی تڑپ پیدا ہو۔ نیز ان پر اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و بے مثال اور آپ کی ذات ذوالصفات کے ساتھ محبت جاگزیں ہو اور اس طرح اسلام دنیا میں غالب آ کر اس کی کایا پلٹنے کا موجب ہے۔

الغرض اشاعت قرآن کا امر یہ شاہد ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اشاعت قرآن عظیم کا منصوبہ نہایت صحیح وقت پر جاری کرایا ہے۔ اس عظیم منصوبہ کے نتیجہ میں انشاء اللہ العزیز قرآنی انوار دنیا میں پھیل کر رہیں گے اور تاریکیوں میں لپٹی ہوئی یہ دنیا انوار کی بدولت بقعۂ نور میں تبدیل ہو کر رہے گی۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم

بقیہ صفحہ ۸

ہے مگر کبھی نہیں جاتی۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ جو لوگ باجود بھی قرآن کریم کا متن پڑھنے لگ جائیں اور اسکا ترجمہ سمجھنے لگ جائیں ان کو ہم قرآن عظیم کی تفسیر سے روشناس کرائیں تفاسیر کی طباعت ہو۔ ہر زبان میں ہو۔ ہر ملک کیلئے ہو۔ ہر قوم کیلئے ہو۔ ہر قبیلے کیلئے ہو یہ بڑا عظیم کام ہے۔ یہ بہت وسیع کام ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن یہ وہ کام ہے جس کے کرنے کیلئے مہدی معہود (علیہ السلام) کو مبعوث کیا گیا ہے یہ کام اللہ تعالیٰ کے منشاء اور توفیق سے جماعتِ احمدیہ نے کرنا ہے۔"

(الفضل ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء)

حضور پُرنور کے ارشاد کے تحت ابتداءً مغربی افریقہ کے ممالک گھانا۔ نائیجیریا اور سیرالیون کے بڑے بڑے ہوٹلوں۔ ریسٹ ہاؤسوں۔ لائبریریوں کو قرآن کریم (مع انگریزی ترجمہ) کے نہایت دیدہ زیب نسخے ہزاروں کی تعداد میں پبلک تقاریب منعقد کرکے ان پبلک اداروں کی انتظامیہ کو مہیا کئے جاچکے ہیں۔ بالخصوص ریسٹ ہاؤسوں اور ہوٹلوں کے ان کمروں میں جہاں سیّاح قیام کرتے ہیں قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ رکھوا دیا گیا ہے۔ صرف گھانا میں ہی سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے ہوٹلوں میں کمروں کی تعداد ۸۲۷ ہے۔ ان میں سے ایک کمرہ بھی اب ایسا نہیں کہ جس میں قرآن مجید کا نسخہ موجود نہ ہو۔ اس وقت قرآن کریم کے ایک لاکھ نسخے دنیا کے مختلف حصوں میں تقسیم کئے جاچکے ہیں۔ اسلام کی خلافت راشدہ کے دور اول میں بھی ممالک اسلامی میں مستند نسخہ ہائے قرآن کریم کی اشاعت خلافت ثالثہ میں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوئی تھی اب خلافت راشدہ کے دور ثانی میں بھی یہ کام عالمگیر وسعت کے ساتھ خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں ہی اپنی تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ اسی مقصد کے لئے حضور ایدہ اللہ نے سفر یورپ اختیار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اس سفر سے بانیل مرام ہمارے درمیان بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۶

کا اظہار فرمایا

ہالینڈ کو روانگی

۲۰ر اگست کو حضور دعا کے بعد یورپین مشنوں کے مختصر دورے پر روانہ ہوئے چھ بجے شام حضور بذریعہ بحری جہاز ہالینڈ کی بندرگاہ میں پہنچے جہاں امام مسجد ہالینڈ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے دیگر احباب کے ہمراہ حضور کا خیر مقدم کیا۔

۲۱ر اگست کو حضور نے بہت سے غیر مسلم اور غیر از جماعت مسلمان معززین سے ملاقاتیں فرمائیں اور پریس کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار فرمایا کہ اسلام یورپ میں پھیل کر رہے گا۔ لیکن اس کی اشاعت تلوار سے نہیں بلکہ لوگوں کے قلوب جیت کر ہوگی۔ انشاء اللہ۔ شام کو حضور محمود ربانی صاحب کے ہاں دعوت میں تشریف لے گئے۔

مغربی جرمنی میں ورود

۲۲ر اگست کی صبح کو حضور ہیگ (ہالینڈ) سے روانہ ہوکر مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس میں امام فضل الٰہی صاحب انوری کی قیادت میں احباب نے اپنے پیارے آقا کا خیر مقدم کیا۔ اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر حضور نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔

۲۳ر اگست کو حضور نے ایک پریس کانفرنس سے ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ دنیا میں اسلام کے ذریعے جو روحانی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز تحریک احمدیت کے ذریعے ہو چکا ہے اب دنیا کی نجات اسلام ہی سے وابستہ ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ اسلام محبت اور پیار کے ساتھ دنیا کے دل جیت لے گا اور اس طرح دنیا بھر میں غالب آجائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

سوئٹزرلینڈ میں ورود مسعود

۲۴ر اگست کی صبح کو حضور فرانکفورٹ سے سوئٹزرلینڈ روانہ ہوئے۔ ساڑھے دس بجے شب زیورک کے احمدیہ مشن ہاؤس میں پہنچے جہاں امام مشتاق احمد صاحب باجوہ نے دیگر احباب جماعت کے ہمراہ حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ ۲۵ر اگست کو حضور کے اعزاز میں زیورک مشن کی طرف سے وسیع پیمانے پر دعوت طعام دی گئی جس کے بعد ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ جو سوال و جواب کے رنگ میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ اس پریس کانفرنس میں بھی حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ دنیا میں اسلامی انقلاب شروع ہو چکا ہے اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھدی ہے یہ آسمانی انقلاب ایک سو سال کے اندر اندر اتنی بلندی کو چھو لے گا اور اس کے نتیجہ میں ہر فرد کو اس کی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لانے کا موقع دیا جائے گا۔

اس موقعہ پر حضور نے پاکستان کے تباہ کن سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے یہ اپیل کی کہ انسانیت کی خدمت کے لئے اہل یورپ کو بھی پاکستان کے سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کرنی چاہیئے۔

اٹلی سویڈن اور ڈنمارک میں

۲۷ر اگست کو حضور زیورک سے روانہ ہوکر وینس (اٹلی) پہنچ گئے۔ جہاں حضور ۲۹ر اگست تک قیام فرما رہے۔

۳۰ر اگست کو حضور وینس (اٹلی) سے مغربی جرمنی تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲ر ستمبر بروز اتوار بذریعہ کار کوپن ہیگن (ڈنمارک) پہنچے۔ مسجد نصرت جہاں میں ڈنمارک کی جماعت نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ کوپن ہیگن سے حضور گوٹے برگ (سویڈن) تشریف لے گئے۔ جہاں سے ۷ر ستمبر کی شام کو حضور بخیریت لندن واپس پہنچ گئے۔

کراچی میں ورود مسعود

لندن سے حضور مع ارکان قافلہ ۲۴ر ستمبر بروز دوشنبہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوئے۔

۲۵ر ستمبر کی صبح کو ساڑھے پانچ بجے حضور بخیریت کراچی پہنچ گئے۔

اگلے روز ۲۶ر ستمبر کی صبح کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت لاہور پہنچے جہاں سے بذریعہ کار مرکز سلسلہ ربوہ میں رونق افروز ہوئے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل جو مکتوب گرامی امراء اور مربی صاحبان کو "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" سے متعلق بھجوایا تھا۔ اس میں تحریر فرمایا:۔

"ابھی تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جن کو نئے روزگار عطاء فرمائے۔ یا ان کے کاروبار میں ترقی عطاء فرمائی اور وہ پہلے یا تو تحریک میں حصہ نہ لے سکے تھے یا موجودہ حیثیت کے مطابق حصہ نہ لیا تھا۔ ان سے زائد وصولی کرکے اپنا بجٹ بھی پورا کریں اور اس سے دس فیصد زائد بھی کردیں۔ نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے"۔

پس اس کے مطابق اپنی جد و جہد جاری رکھیئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

قائدین خدام الاحمدیہ برائے سال ۱۳۵۲-۵۴ ہش / ۱۹۷۳-۷۵ء کے انتخاب تبوک/ستمبر تا یکم اخاء/اکتوبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء ہوں گے۔

قائدین اضلاع، امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش ہے کہ نئے دو سال کے لئے قائد کا انتخاب اس عرصہ میں کروا کر مرکز کو اس کی رپورٹ بھجوائیں۔ بامید منظوری سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئے قائدین سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

شفائے گل گھوٹو

جانوروں کی مرض گل گھوٹو کی کامیاب و مجرب دوا بطور حفظ ماتقدم "شفائے خلق"

ایک پیکٹ ہر جانور کو دیں، تفصیلی لٹریچر مفت فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن ۶/ دو درجن پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

نئی ورائٹی ــــــ نئی دکان

گلبرگ شوز ہاؤس

شاہد مارکیٹ رحمت بازار ربوہ

جہاں آپ کو اپنی پسند کے شوز چپل، مکیشن اور لیڈیز سینڈل کے علاوہ بچوں کے دیدہ زیب اور آرام دہ نئے نئے ڈیزائنوں میں جوتے دستیاب ہیں۔ آج ہی گلبرگ شوز ہاؤس میں تشریف لائیے

ایک باموقعہ مکان قابل فروخت

محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقعہ مکان قطعہ نمبر ۱۸ بلاک ۵ رقبہ ۹ مرلہ ۲۰ مربع فٹ ہے جو ایک کمرہ باورچی خانہ چار دیواری پر مشتمل ہے اور جس میں میٹھے پانی کا ہینڈ پمپ لگا ہوا ہے اور زمین بھی اچھی ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت فرمائیں

حکیم مرزا محمد اصغر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دیدہ زیب و دلکش ڈیزائنوں میں

سادہ و جڑاؤ زیورات

چاندی کے خوبصورت ٹی سیٹ و کافی سیٹ وغیرہ دیگر ظروف کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

شہزین

مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ * ٹنڈو محمد خان * گوجرانوالہ

زد جامِ عشق

طاقت کی مشہور دوا!

مقوی اعصاب

مقوی اعضائے رئیسہ، مکمل کورس ۲۵/

المنار دواخانہ، ربوہ

مٹی کھانے کی عادت

بچوں میں عام پائی جاتی ہے بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے قیمت -/۳ وی پی -/۴.۷۰

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ پروڈکشن برانچ فون ۶۰۷

جرمولین

رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے

ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت: ایک روپیہ

حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور

کاغذ ــــ اور ــــ گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۵۲۳ پر تشریف لائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی * ملک محمد حنیف

فون نمبر ۶۲۵۱۶ · فون نمبر ۶۲۵۱۹

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے نئے ماڈل کے چولہے

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے

طلب کریں

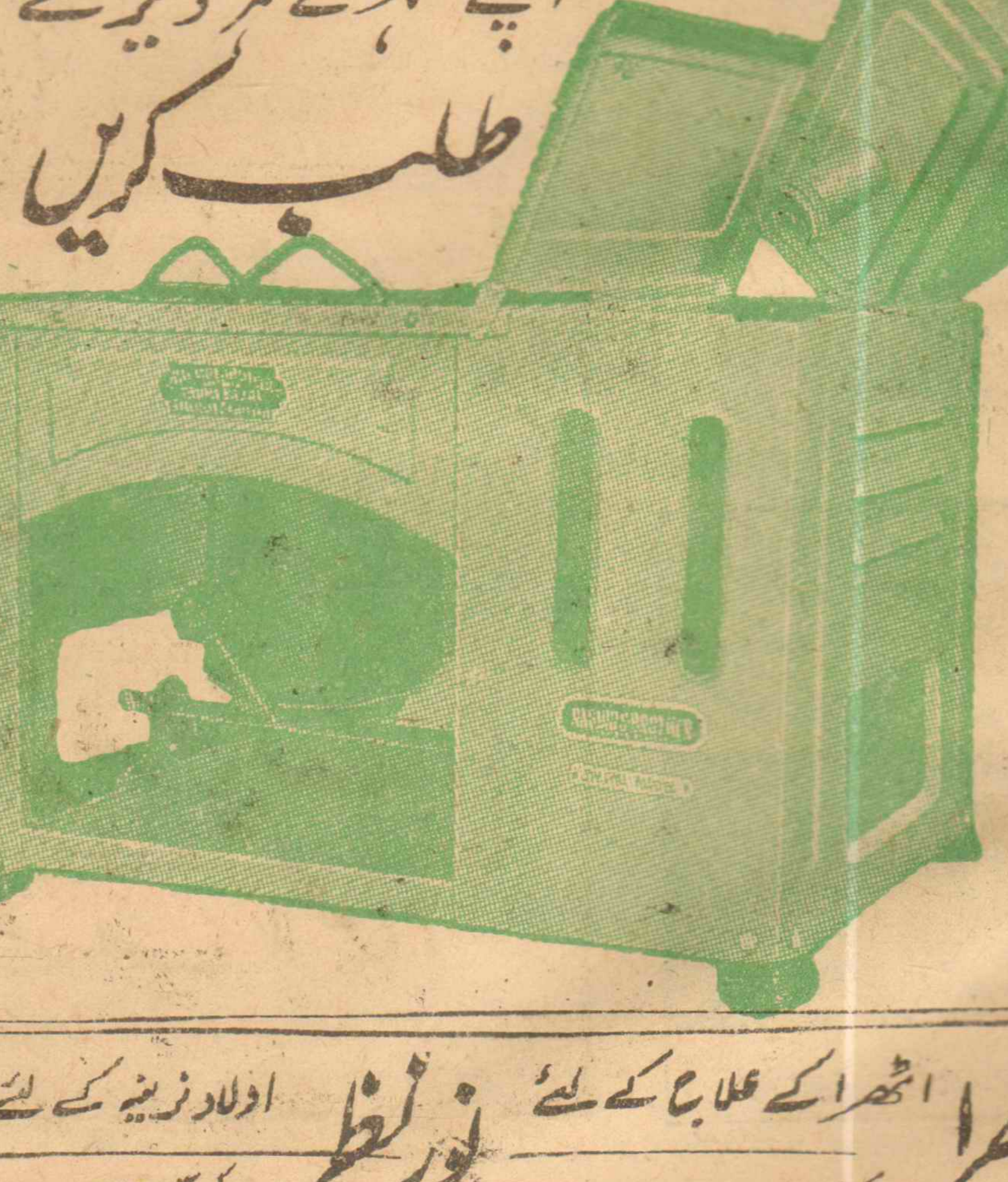

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔

کاجل نور بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی

اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

تریاقِ سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں پیٹ کی تکلیف میں تریاق سلیمانی کھائیے اور بدہضمی سے نجات پائیے۔ المنار دواخانہ، ربوہ

الفضل روزنامہ ربوہ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰ روپے

نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۳۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ربوہ کا پتہ :-

حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ

صحت کی من مانا شہرۂ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ رجسٹرڈ

سرمۂ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینجر

ربوہ کا پتہ :-

حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ر ۱ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین لٹھا، کیمرک، فلالین رنگ دار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائلپور

فون آفس گول کپڑا ۲۳۵۴ | فون آفس منڈی گلی ۲۴۵۳ | فون مل ۷۹۴۶

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

جب کسی مرض میں کوئی دوا کام نہ کرے تو اس مرض کی

کیورز CURE استعمال کریں مثلاً

بواسیر خونی و بادی کیلئے پائلز کیور PILES CURE

دمہ کیلئے استھما کیور ASTHMA CURE

دردوں کیلئے پینز کیور PAINS CURE

پائیوریا دانتوں کے مسوڑھوں کیلئے پائیوریا کیور PYORRHOEA CURE

کیریز دانتوں کے گھن کیلئے کیریز کیور CARIES CURE

دیگر پرانی امراض کی کیورز CURES

بھی بذریعہ چٹھی ہم سے طلب کریں بذریعہ منی آرڈر ۱/- بذریعہ وی پی ۱۱/۵۰ تفصیل رسالہ مفت

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ہیڈ آفس ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

احباب ہمیشہ

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹرز سرگودھا

کی قابل اعتماد بسوں پر سفر کریں (مینجر)

ہر قسم کی!

شالیں، گرم چادریں، دُھسّے وغیرہ خریدنے کیلئے

اپنی مشہور دکان کا

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

انارکلی لاہور میں تشریف لائیں،

سہراب

پاکستان کا پہلا اور واحد سائیکل

جو 1 0,00,000 دس لاکھ کی تعداد سے بھی زیادہ فروخت ہو چکا ہے

پاکستان کا نمبر 1 سائیکل سہراب

AIM SOH 2U73

سرگودھا اور سیالکوٹ کے درمیان

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ بسوں پر سفر کریں (مینجر)